سید عطاء المنعم رحمہ اللہ

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے سب سے بڑے فرزند سید عطاء المنعم بھی پچھلے دنوں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ وہ کئی ماہ سے صاحب فراش تھے۔ بڑھاپے کے ساتھ ساتھ کئی دوسرے عوارض نے انہیں گھیر رکھا تھا کہ وقت موعود آن پہنچا۔

کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں۔ مرحوم عالم باعمل تھے، تقویٰ، طہارت، تدین اور اکل حلال میں اپنے والد محترم کے صحیح جانشین بھی تھے۔ مجلس احرار کے ساتھ وابستگی کے ساتھ ساتھ تمام عمر اخلاص کے ساتھ تبلیغ دین میں کوشاں رہے۔ جھوٹے مدعی نبوت کا تعاقب ان کی زندگی کا مشن تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا کرے۔ ادارۂ "التجوید" اس دعاء کے ساتھ ساتھ ملکی پریس اور اخبارات پر افسوس کناں ہے کہ کسی کو مرحوم کے بارے میں چند سطور لکھنا تو کجا خبر تک شائع کرنے کی بھی توفیق نہ ملی۔

(ماہنامہ التجوید فیصل آباد، دسمبر ۱۹۹۵ء)

✻

ڈاکٹر رشید احمد جالندھری

ایک چراغ اور بجھا

مولانا سید عطاء المنعم بخاری (جو سید ابوذر بخاری کے نام سے معروف ہیں) ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۵ء کی شام ۱۲ بجے ملتان میں انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا ایک جید عالم تھے اور شعر و ادب کا عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ سید صاحب نے حفظ قرآن کے بعد درس نظامی کی تکمیل مدرسہ خیر المدارس ملتان میں کی۔ وہ کچھ عرصہ خیر المدارس میں پڑھاتے بھی رہے اور اپنے استاد مولانا خیر محمد سے جو اپنے وقت کے ممتاز عالم اور عارف باللہ تھے، روحانی تربیت بھی حاصل کرتے رہے۔ درس و تدریس کے بعد انہوں نے قلم و قرطاس کی صحبت اختیار کی، سہ روزہ اخبار "مزدور" اور سہ ماہی "مستقبل" جاری کیا۔ ان پرچوں کے ناموں ہی سے ان کے ذہنی رجحانات کا پتہ چلتا ہے۔ جاگیرداری اور سرمایہ پرستی کو احرار ذہن نے کبھی قبول نہیں کیا۔ رسالہ "الاحرار" بھی ان کی ادارت میں شائع ہوتا رہا۔ ہر چند وہ فن خطابت میں اپنے مرحوم والد کے ہمسر نہیں تھے، لیکن غیرت و حمیت اور فقر و استغناء میں اپنے والد کے صحیح جانشین تھے۔ انہیں شدت سے اس بات کا احساس تھا کہ ان کی رگوں میں ایک درویش خدامست، صاحب جنوں اور مجاہد باپ کا خون دوڑ رہا ہے، اس احساس نے ان کی معنوی شخصیت کے خدوخال سنوارنے میں بڑی مدد دی اور زندگی کے کسی موڑ پر بھی انہوں نے "فقیہ مصلحت بین" کا روپ اختیار نہیں کیا۔ یہ